CS (Main) Exam, 2020

URC–C–URD

اردو
(کمپلسری)

مقررہ وقت : 3 گھنٹے	کل مارکس : 300

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں

تمام سوالوں کے جواب لکھنے ہیں۔

ہر سوال یا سوال کے حصے کا نمبر اس کے سامنے درج ہیں۔

جواب اردو (فارسی رسم الخط) میں لکھیے۔

سوالوں کا طے شدہ الفاظ میں ہی جواب دیں۔ الفاظ کی تعداد حد سے زیادہ یا کم ہونے کی صورت میں نمبر کاٹے جا سکتے ہیں۔

اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اس پر کاٹ کا نشان لگا دیں۔

URDU
(Compulsory)

Time Allowed : Three Hours	Maximum Marks : 300

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions

All questions are to be attempted.

The number of marks carried by a question/part is indicated against it.

Answer must be written in URDU (Urdu script) unless otherwise directed in the question.

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to and if answered in much longer or shorter than the prescribed length, marks may be deducted.

Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-answer Booklet must be clearly struck off.

1. مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تقریباً 600 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھئے : 100

(a) ہندوستان میں صحت کی دیکھ بھال کی حیثیت

(b) ہندوستانی کسان قانون ، 2020 کی معنویت

(c) قومی تعلیمی پالیسی ، 2020 کی چنوتیاں

(d) عہد حاضر میں مصنوعی آگاہی (Artificial Intelligence) کے فوائد

2. مندرجہ ذیل اقتباسات کو غور سے پڑھئے اور اس کی بنیاد پر نیچے دیئے گئے سوالات کے جواب اختصار کے ساتھ لکھئے : 12×5=60

زندگی اور ماحولیات کا ایک دوسرے سے گہرا رشتہ ہے۔ سبھی جاندار مخلوقات کی زندگی اپنے ماحولیات پر انحصار ہے۔ اس لیے ہمارے دماغ ، جسم ، صلاحیتیں ، طاقت اور غیر معمولی خصوصیات سب کچھ ماحولیات کے ذریعے ہی روبہ عمل ہوتی ہیں اور اسی میں نشو نما اور ترقی پاتی ہیں۔ دراصل زندگی اور ماحولیات ایک دوسرے سے اس قدر جڑے ہوئے ہیں کہ دونوں کا یکساں وجود ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزوم ہے۔

ماحولیات ہمارے تحفظ کی سپر ہے جو فطرت سے ہمیں وراثت میں ملی ہے۔ یہ ہم سب کی پالن ہار ہے اور زندگی بخشنے والی ہے۔

ماحولیات بنیادی طور پر فطرت کا عطیہ ہے۔ یہ فطرت زمین ، جنگل ، پہاڑ ، ندیوں ، جھرنوں ، ریگستان ، گھاس کے میدانوں ، رنگ برنگے چرند پرند ، صاف شفاف پانی سے لبریز جھیلوں اور تالابوں سے مالا مال ہیں۔ اس کے ساتھ دھیمی خوشگوار اور معطر ہوا و امنڈتے ہوئے آب حیات برسانے والے بادل یہ سبھی فطرت کا حصّہ ہے۔ یہ سبھی زمین پر بسنے والے انسانوں کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے ایک متوازن ماحول کی تخلیق کرتے ہیں۔ لیکن ماحول کا یہ فطری توازن بڑی تیزی سے بگڑتا جا رہا ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ انسان ان زمینی وسائل کا کس قدر بے دردی سے استحصال کر رہا ہے۔ وہ ان وسائل کو بلا سوچے سمجھے جس طرح بے جا استعمال میں لا رہا ہے کہ ساری فطرت

کا نظام درہم برہم ہوتا جا رہا ہے۔ اب وہ دن دُور نہیں جب دھرتی پر صدیوں پرانا یخ بستہ دور کی طرف واپس آ سکتے ہیں یا زمین پر شمالی اور جنوبی قطب پر برف کی موٹی چادر کے پگھل جانے سے سمندر کی طوفانی لہریں شہروں ، جنگلوں ، پہاڑوں ، جانوروں اور کیڑوں کو نگل جانے کی طرف گامزن ہوں گی۔

یقیناً ماحولیات کی بگڑتی ہوئی شکل اور اسے آلودہ کرنے والی تمام خرابیاں ہماری خود کی پیدا کردہ ہیں۔ ہم خود فطرت کا تناسب بگاڑ رہے ہیں۔ اسی بگڑتے ہوئے تناسب سے زمین ، ہوا ، پانی اور شور وغل کی آلودگی پیدا ہو رہی ہیں۔ ماحولیات کی آلودگی سے پھیپھڑوں کی بیماریاں ، دل اور پیٹ کی بیماریاں ، بینائی اور سماعات کی خرابی ، ذہنی تناؤ اور بھی تناؤ سے متعلق دیگر امراض بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ زمین پر زندگی فطری تناسب سے ہی ممکن ہو سکی ہے۔ زمین ہریالی سے بالکل ڈھک نہ جائے اس لیے گھاس کھانے والے جانور بھی برابر تعداد میں موجود ہے۔ اس گھاس کھانے والے جانوروں کی تعداد کا تناسب بنائے رکھنے کے لیے خونخوار جانور بھی متوازن انداز میں موجود ہیں۔ اس طرح ان تینوں کا تناسب ، انہیں قابو میں رکھنے کا نظام قائم ہوا تھا۔ جدید دور کے آمد کے ساتھ ساتھ سائنسی ایجادات ، صنعتی نوکری اور ترقی و توسیع کے ساتھ ساتھ آبادی بھی بھیانک طریقے سے بڑھی ہے۔

سوالات

(a) اس قول کی وضاحت کیجیے کہ ' زندگی اور ماحولیات ' ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔

(b) ماحولیات اور فطرت کا کیا رشتہ تسلیم کیا گیا ہے؟

(c) فطرت ، ایک متناسب ماحول بنانے میں کس حد تک معاون ہوتی ہے؟

(d) غیر متناسب ماحولیات کی وجہ سے کیا کیا خطرات ہو رہے ہیں؟

(e) ماحولیات کی آلودگی سے کیا کیا بیماریاں پیدا ہوتی ہیں؟

3. مندرجہ ذیل اقتباس کی تلخیص تقریباً ایک تہائی حصہ میں اپنے الفاظ (اردو) میں تحریر کیجیے۔ کوئی عنوان قائم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ 60

ہندوستان کی یکجہتی اور آزادی ایک ہی تصویر کے دو پہلو ہیں۔ اگر ہماری یکجہتی ہاتھ سے نکل جائے تو آزادی بھی دروازہ کھول کر باہر نکل جائے گی۔ اس لیے سبھی ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ پوری مضبوطی کے ساتھ اپنی قومی یکجہتی کی حفاظت کریں۔ ملک اپنی تمام لسانی مسائل سے اوپر اور عظیم ہے۔ یکجہتی کی حفاظت کے لیے ہم کو نفرت کا سامنا کرنا پڑے تو بھی ہم کو برداشت کرنا چاہیے۔ یکجہتی کے تحفظ کے لیے اگر ہم کو ناانصافی سہنی پڑے تو ہم یہ ناانصافی بھی برداشت کر لیں گے۔ یہ سب اس لیے برداشت کرنا ہے کیونکہ ہندوستان کی یکجہتی جب مکمل اور طاقتور ہو جائے گی تب ہماری بے عزتی کوئی نہیں کر پائے گا۔ تب ملک کا ایک حصہ، دوسرے حصے کے ساتھ ہر ناانصافی کرنا بھی بھول جائے گا۔ آج ہماری اقتصادی حالت مستحکم ہے تو ہمارے جھگڑے بھی ختم ہوں گے۔ اگر یہ بنے بھی رہتے ہیں تو ان میں پہلے جیسی تلخی نہیں رہ جائے گی کیونکہ خوشحالی انسان کی سمجھ کو متاثر کرتی ہے۔

یکجہتی کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ہمارا دوسرا فرض یہ ہے کہ ہم ہندوستان کے اس روپ کو سدھارنے کی کوشش کریں جسے روبہ عمل لانے کے لیے وہ آزاد ہوا ہے۔ ہندوستان کو آزادی حاصل کیے ہوئے 73 سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی ہمیں اور بھی نئی منزلیں طے کرنی ہیں۔ آزادی صرف روٹی کا دوسرا نام نہیں ہے۔ آزادی صرف کارخانے قائم کرنے کی صلاحیت رکھنا نہیں ہے۔ آزادی کا اصل مطلب اس کی روح کی آزادی ہے۔ آزادی انسان کی وہ آزادی ہے جس کی وجہ سے ملک اپنی انفرادیت کو پورے طور پر ظاہر کر سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص بھوکا ہے تو اس کے سامنے فلسفہ پر تقریر کرنا بے سود ہے۔

ہندوستان کوئی نیا ملک نہیں ہے۔ جس زبان میں اس کی تہذیبی ترقی ہوئی وہ دنیا کی قدیم ترین زبان ہے۔ جو صحیفہ ہندوستانی تہذیب کا قدیم صحیفہ سمجھا جاتا ہے وہی پوری انسانیت کا قدیم ترین صحیفہ ہے۔ مختلف بیرونی حملوں کے باوجود ہندوستانی اپنی تہذیب سے منہ موڑنے کو تیار نہیں ہوا۔ نئی صنعتی اور سائنسی کلچر بھی ہندوستان سے اس کے ماضی کا لگاؤ چھین نہیں سکی۔ سچ صرف وہی نہیں ہے جو ڈھائی سو برس سے ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے بلکہ اس علم کا بڑا حصہ بھی سچ ہے جس کی ترقی گذشتہ چھ ہزار برسوں میں ہوئی ہے۔ ہندوستان کو نئی سچائی بھی چاہئے جو مادی ترقی کو یقینی بناتی ہے اور عہد قدیم کا وہ سچ بھی چاہئے جو مادی تقویت کے لیے اپنی روح کے خاتمے کو گناہ سمجھتا ہے۔

جب سے دنیا کے بیشتر اقوام میں سائنسی ٹکنالوجی کا آغاز ہوا ہے تب سے ہی قدیم اقدار اور جدید نقطہ نظر کے مابین ایک تنازعہ چل رہا ہے۔ آج بھی دنیا کے زیادہ ممالک میں ماضی کی شکست اور حال کی فتح ہوئی ہے۔ صرف ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے جہاں ماضی آج بھی جدوجہد کر رہا ہے۔ یہ جنگ ہندوستان میں لمبے عرصے سے چل رہی ہے لیکن ہندوستان کا ماضی آج بھی ، نہ تو کمزور ہوا ہے نہ ہی بے معنی۔ ہندوستان کا ماضی ہمیشہ حال کو ساتھ لے کر مستقبل کی طرف بڑھنے کا عادی رہا ہے۔ آج بھی وہ اپنی راہ پر آگے بڑھ رہا ہے۔ رام کرشن ، وویکانند ، تلک ، اروند ، یہ تمام عظیم شخصیتیں ماضی کی وکالت کرتی رہی ہیں۔ یہ حال کو ساتھ لے کر مستقبل کی طرف بڑھنے کی تعلیم دے گئے ہیں۔ مہاتما گاندھی ماضی کے عظیم اقدار کی نشاندہی کرنے والے پہلے شخص تھے۔ اچاریہ ونوبا بھاوے ماضی کے چشمے سے حال اور مستقبل کو دیکھ رہے تھے۔ جدید ہوتے ہوئے بھی ربندر ناتھ ٹیگور قدیم کے سب سے بڑے پیروکار تھے۔ آج بھی ہم نے اپنے ماضی کو چھوڑا نہیں ہے۔ ماضی ہماری سب سے قیمتی وراثت ہے۔ [615 الفاظ]

4- مندرجہ ذیل عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجئے : 20

یہ زندگی کی حقیقت ہے کہ اگر چلتے وقت آپ بیدار ہو کر نہ چلیں تو آپ کا پیر کیچڑ یا گڈھے میں جا سکتا ہے۔ یہی حقیقت سائنس کے بڑھتے ہوئے قدموں کے ساتھ بھی پیدا ہوتی ہے۔ اگر ہم اس کا استعمال انسانی بہبودی اور ترقی کے لیے کرتے ہیں تو سائنس ایک تحفہ بن جاتی ہے۔ اس کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا لیکن اس کا استعمال تخریبی کاموں کے لیے ہوتا ہے تو وہ تباہی کا سبب بن جاتا ہے اور یہ کارنامہ عذاب ثابت ہوتا ہے۔ اس تخریبی صورت کی وجہ سے ہی سائنس سے ہمیں جو مادی آسائشیں ملی ہیں وہ ہمیں ذہنی آسودگی اور امن کے حصول میں ناکام ثابت ہو رہی ہے۔ مادی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانی زندگی نہایت مصروف کاروباری اور مادی صورت اختیار کرتی گئی ہے۔ نتیجے کے طور پر سائنسی ترقیاں اور اس کی کامیابیوں نے انسان کو اس کی روح کی مسرتوں سے محروم کر دیا ہے۔ اخلاقی اقدار اور انسانی رشتوں کو نقصان پہنچا ہے لیکن اس میں الزام انسانیت کو ہی دینا ہوگا ، جس نے اس کے بے جا استعمال سے خود کو بڑی مشکل میں ڈال دیا ہے۔ بڑی بڑی تخریبی وارداتیں اس کی مثالیں ہیں۔

اگر انسان اپنے ذاتی مفاد کو چھوڑ کر عوامی فلاح کے عہد کے ساتھ قدم بڑھائے تو بلاشبہ یہ قدم انسان کی ترقی کے لیے خوش آئند ثابت ہوں گے۔

5- حسب ذیل اقتباس کا اردو میں ترجمہ کیجئے : 20

One of India's greatest musicians was M. S. Subbulakshmi, affectionately known to most people as 'MS'. Her singing brought joy to millions of people not only in all parts of our country, but in other countries around the world as well. In October 1966, MS was invited to sing in the great hall of the General Assembly of the United Nations in New York, while representatives of all the member countries listened. This was one of the greatest honours ever given to any musician. For several hours MS kept that international audience spellbound with the beauty of her voice and her

style of singing; when the concert was over, the entire audience stood up and clapped as a sign of their appreciation of not only the singer but of the great music that she had carried with her from an ancient land. India could not have had a better ambassador. MS was the first musician ever to be awarded the 'Bharat Ratna', India's highest civilian honour. She was the first Indian musician to receive the Ramon Magsaysay Award in 1974 with the citation reading "exacting purists acknowledge Shrimati M. S. Subbulakshmi as the leading exponent of classical and semi-classical songs in the Carnatic tradition of South India".

6- (a) مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھئے : 2×5=10

(i) قطعہ کی تعریف پیش کیجئے۔

(ii) ’’ اسم اعظم ‘‘ کا تخلیق کار کون ہے؟

(iii) ’ شاعر انقلاب ‘ کس شاعر کی پہچان ہے؟

(iv) ’’ سحرالبیان ‘‘ مثنوی کا سب سے شوخ اور متحرک کردار کون سا ہے؟

(v) ’’ گردش رنگ چمن ‘‘ کے مصنف کا نام بتائیے۔

(b) درج ذیل الفاظ کے دو دو مترادفات لکھئے : 2×5=10

(i) اثم

(ii) مجروح

(iii) قصد

(iv) چرخ

(v) فلک

(c) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے اور مثالیں بھی دیجئے : 2×5=10

(i) ترجیع بند کی تعریف کیجئے۔

(ii) شہر آشوب کسے کہتے ہیں؟

(iii) ترائلے کیا ہے؟

(iv) قافیہ اور ردیف کا فرق بیان کیجئے۔

(v) تجسیم کسے کہتے ہیں؟

(d) غزل اور قصیدہ کا فرق واضح کیجئے۔ 10

★★★